

حرص کے نقصانات مع قناعت کی برکات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَّ اللّٰهِ

نَبِيْتُ سُنَّتِ الْاَعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔⁽¹⁾

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ □“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔⁽²⁾

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۱... مسند ابی یعلیٰ، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱

۲... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمسٹر سڑک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ ڈھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصلّٰفہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: (اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ) (ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوْا عَلَیَّ وَلَوْ اَیَّہ“ (1) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجّہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات نیز علاقائی دُورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رعبّت دلاؤں گا۔ ❀ تہنّمہ لگانے

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ﴿نَظَرَ﴾ کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُرص کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "عیون الحکایات" جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396 پر حضرت سیدنا عبدالرحمن بن علی جوزی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک دلچسپ و سبق آموز حکایت نقل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب و غریب سانپ رہا کرتا تھا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دیا کرتا تھا۔ گھر کا مالک مفتہ کی دولت ملنے پر بہت خوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا۔ ایک دن سانپ اپنے بل سے نکلا اور اُس نے اُن کی بکری کو ڈس لیا۔ اُس کا زہر وایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی موت واقع ہو گئی۔ یہ دیکھ کر اُس کے گھر والے گھبرا گئے مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر انہیں تسلی دی کہ ہمیں سانپ سے ملنے والا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے لہذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصے بعد سانپ نے اُن کے پالتو گدھے کو ڈس لیا جو فوراً مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرا گیا مگر لالچ کے مارے اُس نے فوراً خود پر قابو پایا اور کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سانپ ہمیں مسلسل نقصان پہنچا رہا ہے مگر جب تک یہ نقصان جانوروں تک محدود ہے میں صبر کروں گا اس کے بعد نہیں۔ پھر دو (2) سال کا عرصہ گزر گیا مگر سانپ نے کسی کو نہیں ڈسا، اہل خانہ بھی اپنے جانوروں کے نقصان کو بھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُن کے غلام کو ڈس لیا۔ اُس بے چارے نے مدد کے لئے اپنے مالک کو پکارا مگر اس سے پہلے کے مالک اُس تک پہنچتا، زہر کی وجہ سے غلام کا جسم پھٹ چکا تھا۔ اب وہی شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اُس سانپ کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اُس نے جس جس کو ڈسا وہ فوراً موت کے گھاٹ اتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈس لے۔ کئی دن اسی پریشانی میں گزر گئے کہ اُس سانپ کا کیا کیا جائے؟ دولت کی

حرص نے ایک بار پھر اُس شخص کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور اُس نے یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو مطمئن کر دیا کہ اگرچہ اُس سانپ کی وجہ سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں لہذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ دنوں بعد سانپ نے اُس کے بیٹے کو ڈس لیا۔ فوراً تریاق (یعنی زہر کا اثر ختم کرنے والی دوا) کا انتظام کیا گیا لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور اُس لڑکے کی موت واقع ہو گئی۔ جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ دونوں غصَبُنَاک ہو کر کہنے لگے: اب اس سانپ میں کوئی بھلائی نہیں، بہتر یہی ہے کہ اس موزی کو فوراً قتل کر دیا جائے۔ سانپ نے اُن کی یہ باتیں سُنیں تو وہ کچھ دنوں کے لئے غائب ہو گیا، اس طرح اُنہیں سونے کا انڈہ بھی نہ مل سکا۔ جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی چنانچہ وہ دونوں میاں بیوی سانپ کے بل کے پاس آئے اور دُھونی دے کر گویا اُسے صلح کا پیغام دیا۔ خیرت انگیز طور پر وہ واپس آ گیا اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈہ ملنے لگا۔ مال و دولت کی حرص نے اُنہیں اندھا کر دیا اور وہ اپنے بیٹے اور غلام کی موت کو بھی بھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُس کی رُوح کو سوتے میں ڈس لیا، عورت چلائی تو شوہر نے فوراً تریاق کے ذریعے اُس کا علاج کرنا چاہا مگر تھوڑی ہی دیر میں اُس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص کیلارہ گیا تو اُس نے سانپ والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتا ہی دی۔ سب نے یہی مشورہ دیا کہ تم نے بہت بڑی غلطی کی، اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اُس خطرناک سانپ کو مار ڈالو۔ چنانچہ گھر آ کر وہ شخص سانپ کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ اچانک اُسے سانپ کے بل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اُس کی لالچی طبیعت خوش ہو گئی۔ دولت کی ہوس نے اُسے سب کچھ بھلا دیا، وہ کہنے لگا: وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے، یقیناً اُس سانپ کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگا ہے، اسی طرح اُس کا زہر بھی ختم ہو گیا ہوگا لہذا اب مجھے اُس سے کوئی خطرہ نہیں۔ یہ سوچ کر اُس نے سانپ کو مارنے کا ارادہ ترک

کر دیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خوش رہنے لگا اور سانپ کی پرانی دھوکے بازی کو بھول گیا۔ ایک دن اُس نے سارا سونا اور موتی ایک برتن میں ڈال کر اُسے دفنایا اور اُس جگہ پر سر رکھ کر سو گیا۔ اُسی رات سانپ نے اُسے بھی ڈس لیا۔ جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تو اُس کے پڑوسی، رشتہ دار اور دوست آجباب بھگم بھگم وہاں پہنچے اور اُس کی حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اُسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگا دی۔ لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، سونے سے بھرا برتن نکال کر اُن کے حوالے کر دیا جسے دیکھ کر وہ سب کہنے لگے کہ آج کے دن یہ مال تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ اب یہ دُوسروں کا ہو جائے گا پھر کچھ ہی دیر میں اُس کا انتقال ہو گیا۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مال و دولت کی حرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کر رکھ دیا۔ یقیناً حُرِیص کی نگاہ محدود ہوتی ہے جو صرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔ بیان کردہ حکایت میں گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مواقع ملے۔ یوں کہ جب پہلے پہل گدھے اور غلام کو سانپ نے شکار کیا تھا تو یہی اُس کے لئے خطرے کی گھنٹی تھی کہ وہ شخص ہوشیار ہو جاتا اور آئندہ حرص سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے آئندہ ایسے دُرنداک واقعات کی روک تھام کا انتظام کرتا مگر افسوس! اُس نے اس واقعے سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے اُسے نظر انداز کر دیا کیونکہ اُس بد نصیب پر تو سونے کا انڈہ ملنے کی حرص کا خمار چڑھا ہوا تھا لہذا سانپ نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ حُرِیص کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کے بیٹے اور بیوی

کو بھی مُوت کے گھاٹ اُتار دیا۔ بھائیوں اور دوستوں کی نصیحت کے باوجود حُرُص کی وجہ سے وہ اُس سانپ کو نہ مار سکا جس کے نتیجے میں وہ خود بھی مُوت کے مُنہ میں جا پہنچا۔

دیکھتے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کریم میں پارہ 5 سُورَةُ النَّسَاءِ کی آیت نمبر 128 میں حُرُص کا ذِکْر اِن الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَأُخْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ^ط (پ۵، النساء: ۱۲۸) تَرْجَمَةُ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔
تفسیر خازن میں اس آیت مُبارکہ کے تحت ہے: لالچ دل کا لازمی حصّہ ہے کیونکہ یہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔^(۱)

حُرُص کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حُرُص کا تعلق صرف مال و دولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حُرُص تو کسی بھی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے خواہ وہ چیز مال ہو یا کچھ اور، جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: لالچ اور حُرُص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزّت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔^(۲) چنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو ”مال کا حریص“ کہیں گے تو مزید کھانے کی خواہش

۱... تفسیر خازن، پ۵، النساء، تحت الآیة: ۱۲۸، ۱/۴۳۷

۲... جنتی زیور، ص ۱۱۱

رکھنے والے کو ”کھانے کا حریص“ کہا جائے گا اسی طرح نیکیوں میں اضافے کے تمَنُّائی کو ”نیکیوں کا حریص“ جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو ”گناہوں کا حریص“ کہیں گے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

مُفسِّرِ شَیْرِ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِرْسَادُ فَرَمَاتے ہیں: ذرا زی عمر (یعنی لمبی عمر) کی آرزو آمل (یعنی خواہش) ہے اور کسی چیز سے سیر نہ ہونا، ہمیشہ زیادتی کی خواہش کرنا حرص (کہلاتا ہے)۔ یہ دونوں چیزیں اگر دُنیا کے لئے ہیں تو بُری ہیں (اور) اگر آخرت کے لئے ہیں تو اچھی، اس لئے ذرا زی عمر (یعنی لمبی عمر) چاہنا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی عبادت زیادہ کر لوں، اچھا ہے۔⁽¹⁾ معلوم ہوا کہ حرص کے اچھا اور بُرا ہونے کا دار و مدار اُسی چیز پر ہے کہ جس کے حصول کی حرص مطلوب ہے۔ اگر تو اُس کا تعلق طاعات و عبادات سے ہو تو ایسی حرص ہر گز مذموم (بُری) نہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ یہ مال و دولت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اُس کی نحوست کئی اُمور میں کار فرما ہو سکتی ہے۔ حریص انسان انتہائی قابلِ رَحْمِ ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ہر لمحہ اپنی حرص کو عملی جامہ پہنانے کا بُھوت سوار رہتا ہے اور پھر آگے چل کر یہی موذی مرض اُسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا اور خوب رُسا کر وانا ہے چُنانچہ

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِرْسَادُ فَرَمَاتے ہیں کہ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اس چیز کی کبھی اُس چیز کی طلب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اُس کا واسطہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اُس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو (اپنی مرضی کے مطابق) اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اُس سے اپنی عزّت چاہیں گے حتیٰ کہ حریص رُسا ہو جائے گا اور اسی محبّتِ دُنیا کے باعث جب بھی وہ اُن کے سامنے سے گزرے گا تو

انہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے تو عیادت کرے گا مگر اُس کے یہ تمام افعال خدا کی رضا کے لئے نہیں ہوں گے۔^(۱) اِیئے! حرص کی آفتوں پر بنی تین (۳) روایات سنتے اور نصیحت کے مدنی پھول

جُنتے ہیں۔ چنانچہ

حرص کے متعلق تین (۳) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. لوگ کہتے ہیں یا تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لالچی انسان ظالم سے زیادہ دھوکے باز ہوتا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لالچ سے بڑا ظلم کون سا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر اپنی عزت، عظمت اور جلال کی قسم بیان فرماتا ہے کہ جنت میں کوئی لالچی یا بخیل شخص داخل نہیں ہوگا۔^(۲)
2. لالچ سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پچھلی قوموں کو لالچ ہی نے ہلاکت میں ڈالا، لالچ نے اُنہیں جھوٹ پر ابھارا تو وہ جھوٹ بولنے لگے، ظلم پر ابھارا تو ظلم کرنے لگے اور قَطعِ رحمی کا خیال دِلا یا تو قَطعِ رحمی کرنے لگے۔^(۳)

3. دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حبِ جاہ (عزت و شہرت کی محبت) انسان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔^(۴)
- مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نہایت نفیس تشبیہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مومن کا دین گویا بکری ہے اور اُس کی حرصِ مال (اور) حرصِ عزت گویا دو بھوکے بھیڑیے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیے مومن کے دین کو اس سے زیادہ برباد

1... مکاشفۃ القلوب، الباب الثالث والثلاثون، فی فضل القناعة، ص ۲۴ بتغیر قلیل

2... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الکمال، الجزء: ۲، ۱۸۲/۳، حدیث: ۷۴۰۴

3... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الکمال، الجزء: ۲، ۱۸۲/۳، حدیث: ۷۴۰۴

4... ترمذی، کتاب الزہد، باب: ت: ۴۳، ۱۶۶/۲، حدیث: ۲۳۸۳

کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرص میں حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کرتا ہے، پھر عزت حاصل کرنے کے لئے ایسے جتن کرتا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہیں جیسا آج ممبری، وزارت چاہنے والوں کو دیکھا جا رہا ہے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ اور ان کی شرح کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ حرص کے باعث انسان کے دین و ایمان کو طرح طرح کے خطرے لاحق ہو جاتے ہیں اور یہ اس قدر تباہ کن باطنی بیماری ہے کہ اس میں مبتلا ہو کر انسان جھوٹ، ظلم اور قطع رحمی جیسے کبیرہ گناہوں کا مرکز و تکیہ ہو جاتا ہے، لہذا عافیت اسی میں ہے کہ اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے انبار جمع کرنے، عمدہ و مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، دوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھٹھا باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے اللہ عزوجل کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں انہی پر قناعت کرتے ہوئے اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودگیوں سے خود کو بچانا چاہئے کہ جو خوش نصیب لوگ حرص و لالچ سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں ان کے لئے کامیابی کی بشارت ہے چنانچہ پارہ 28 سورۃ الحشر کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ خداوندی عزوجل ہے:

وَمَنْ يُؤْتِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۹﴾ (پ ۲۸، الحشر: ۹)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت

یا جاہ (یعنی عزّت) و مرتبہ ملا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ دُوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اُس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبہ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دُر حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصَلَت ہے۔⁽¹⁾

حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا اور ابنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔⁽²⁾

سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دیکھا آپ نے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس قدر جامع انداز سے حرص سے مُتَعَلِّق ہماری رہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادیاں بھی مل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہر گز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دولت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز تو اُس مَرِیضُ الْحَرَص (حرص کے مریض) کی رگ و پے میں خُون کی طرح رچ بس چکی ہوتی ہے، لہذا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حرص میں کمی آنے کے بجائے مزید اضافہ ہو جاتا ہے، بالآخر وقتِ اَجَل آپہنچتا ہے، موت اُس کی زندگی کا چَرَاغِ گل کر دیتی ہے اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے خوابوں کا محل چکنا چور ہو جاتا ہے۔ بے شک جس خوش نصیب کے پاس قناعت کی دولت ہوتی ہے وہ سُکون و اطمینان کی زندگی بسر کرتا ہے، اس کے برعکس جس کے دِل و دماغ میں حرص کی نحوست گھر کر جاتی ہے اُسے بسا اوقات جیتے جی اُس حرص کا اُنجام بھگتنا پڑتا ہے۔ آئیے! ایک ایسے آحق اور حَرِیص شخص کا واقعہ سُنئے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر

1... جنتی زیور، ۱۱۰

2... مسلم، کتاب الزکاة، باب لوان لابنِ آدم وادیین لابتغی ثلثاً، ص ۵۲۱، رقم: ۱۰۳۸

اچھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزتِ نفس مخروص ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذلت و رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا چنانچہ

لاچ بُری بلا ہے

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی میسر آتی خود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غربت اور دال روٹی سے ناخوش رہتا تھا چنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کر لی اور اچھا کھانا ملنے کے لاچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اُن بن ہو گئی۔ دولت مند نے اپنی امیری کے غرور میں اُسے خوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اس مار دھاڑ اور ذلت کے ترنوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچھے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹوٹتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں بالخصوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ جو جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دولت یا جاہ (یعنی عزت) و منصب وغیرہ کی ہوس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، در در کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے جس کا جتنا رزق مقدر فرما دیا ہے اُسے وہ مل کر رہے گا، لہذا زیادہ کی خواہش رکھنا بے کار ہے جیسا کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو حرص کرنے پر ملامت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! ایک چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو اور ایک چیز خود تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو چیز تمہیں ڈھونڈ رہی ہے (یعنی موت) تم اُس سے بچ نہیں سکتے اور جو چیز تم ڈھونڈ رہے ہو (یعنی رزق) وہ تو تمہیں پہلے

ہی حاصل ہے۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ جو (دنیا کا) حرص ہو تو اسے سب کچھ مل جاتا ہے اور جو (اس سے) بے رغبتی اختیار کرنے والا ہوتا ہے وہ محروم رہ جاتا ہے (حالانکہ یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔) ⁽¹⁾

واقعی اُس اعرابی کی یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نہ تو حرص کے سبب بندے کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی بے رغبتی کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، لہذا حرص سے بچتے ہوئے قناعت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ قناعت اختیار کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ حرص میں دنیا و آخرت کا خسارہ ہی خسارہ ہے جیسا کہ

بلعثم بن باعوراء کی بربادی کا سب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 539 صفحات پر مشتمل کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کے صفحہ نمبر 367 پر ہے: (بلعثم بن باعوراء) بنی اسرائیل میں بہت بڑا عالم تھا۔ مُسْتَجَابُ الدَّعَوَات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) لوگوں نے اُس کو بہت سامال دیا کہ (حضرت سیدنا) (موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بدُعا کرے۔ خبیث لالچ میں آگیا اور بدُعا کرنی چاہی، جو الفاظ (حضرت سیدنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سونمونے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے
جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بلعثم بن باعوراء جو کہ اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا، اس کو اسمِ اعظم کا بھی علم تھا، یہ اپنی جگہ میٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا

1... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، بیان ذم الحرص... الخ، ۲۹۶/۳ ملتقطاً

تھا، مُسْتَجَابُ الدَّعَوَات تھا یعنی بارگاہِ الہی میں اُس کی دعائیں مقبول ہوا کرتی تھیں، اُس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اُس کی دس گاہ میں طلبہ علمِ دین کی دوا تیں بارہ ہزار (12000) تھیں مگر آہ! اس قدر مقبول بارگاہ ہونے کے باوجود مال و دولت پانے کی حرص نے بلغم بن باغوراء جیسے عابد و زاہد کو کہیں کانہ چھوڑا، حرص کی وجہ سے وہ بد بخت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہوئے اُس کے پیارے نبی حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علی نبیینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بد دُعا کرنے پر آمادہ ہو گیا، نتیجہ بارگاہِ الہی سے دھتکار دیا گیا، اُس کی ساری عبادتیں ضائع ہو گئیں، اُس کی ولایت سلب ہو گئی اور ذلت و رسوائی اُس کا مقدر بن گئی۔ یہ حکایت اُن لوگوں کے لئے زبردست تازیانہ عبرت ہے کہ جنہیں دینی یا دُنویٰ منصب ملنے کے سبب مخلوقِ خدا میں عزت و شہرت اور خاص مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے مگر وہ اپنے رُتبے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور شرعی حدود و قوانین سے تجاوز کرتے ہوئے نہ صرف خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور مخلوقِ خدا کی دل شکنی کا سبب بھی بنتے ہیں، ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ہر گز بے خوف نہیں رہنا چاہئے۔

دولت دُنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے

میری حاجت سے مجھے زائد نہ کر نا مال دار (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! اب ایک بزرگ رَحْمۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک دُنیا دار شخص کو کی گئی نصیحت پر مبنی ایک سبق آموز حکایت سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے۔ چنانچہ،

حرص شخص فکرِ آخرت سے غافل ہوتا ہے

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے ایک دُنیا دار مسلمان بھائی کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتائیے کہ آپ دُنیا کے کاموں میں اتھک کوشش کرتے اور دُنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دُنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے اور کیا آپ کی ساری تمنائیں پوری ہو گئیں؟ اُس شخص نے جواب دیا: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔ بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: غور کیجئے! جس چیز کے آپ اس قدر حَرِیص ہیں جب وہ آپ کو نہیں مل سکی تو آخرت جس کی طرف آپ کی بالکل توجُّہ ہی نہیں اور جس سے آپ نے چشم پوشی اختیار کی ہوئی ہے، اُس کی نعمتیں کیسے حاصل کر سکیں گے؟ میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضرب لگا رہے ہیں۔ (یعنی آپ ایک بے فائدہ کام کر رہے ہیں) ⁽¹⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اُن بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کتنے پیارے انداز میں اُس حَرِیص اور دُنیا دار کو نصیحت کرتے ہوئے یہ مدنی سوچ فراہم کی کہ دیکھو! تم اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُوْل صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے اور اپنی قبر و آخرت سنوارنے کے بجائے شب و روز اِس فانی و بے وفا دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلَا ہو کر محض فانی مال و جاہ کے حُصول کی حرص لئے اُس کی تگ و دو میں مُشغُول ہو، حالانکہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دُنیا اُسے اور بھگاتی ہے، جو اُس دُنیا سے دل لگاتا ہے بالآخر وہ رنج و غم پاتا ہے۔ وقت، صحت، موسم اور حالات کی پروا کئے بغیر اِس قدر خُونِ پَسینہ بہانے کے باوجود بھی اگر تمہاری رسائی مال و دولت اور دُنیاوی آسائشوں تک نہیں ہو سکی تو آخری نعمتوں اور آسائشوں تک تمہاری رسائی کس طرح ممکن ہے حالانکہ اس کے لئے تم نے کوئی محنت و کوشش بھی نہیں کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہمیں بھی چاہئے کہ صرف دُنیا کی فکر کرنے کے بجائے جتنا قلیل عرصہ دُنیا میں رہنا ہے، اتنی دُنیا کی فکر کریں اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے اتنی قبر و آخرت کی فکر کیا کریں، ہمارے اسلاف و بزرگانِ دین دُنیا کی کم اور آخرت کی زیادہ فکر کیا کرتے تھے اور دُوسروں کو بھی اسی کی ترغیب دِلا یا کرتے تھے جیسا کہ،

طویل سفر کا زورِ راہ

حضرت سیدنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پکارا: اے لوگو! میں جُنْدُب غفاری ہوں، ادھر آؤ اپنے خیر خواہ شفیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے ارد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سفر کا ارادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زورِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزل مقصود تک پہنچا دے؟ سب نے عرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (انہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یقیناً سفرِ آخرت اُس سفر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) ارادہ کرتے ہو، لہذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مقاصد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوا فل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمید پر اپنے مال سے صدقہ ادا کرو، دُنیا میں دو مجلسیں اختیار کرو ایک طلبِ حلال کے لئے اور دُوسری طلبِ آخرت کے لئے اِن کے علاوہ تیسری مجلس کا ارادہ نہ کرنا کیونکہ وہ فائدے کے بجائے تمہیں نقصان پہنچائے گی۔ اسی طرح مال کے دو حصے کر لو، ایک حصہ اپنے اہل و عیال پر حلال طریقے سے خرچ کرو اور دُوسرا اپنی آخرت کے لئے آگے بڑھا

دو (یعنی صدقہ کردہ) ان کے علاوہ کوئی تیسرا حصہ نہ کرنا کہ وہ تمہیں فائدے کے بجائے نقصان پہنچائے گا۔ پھر بلند آواز میں پکارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! حرص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، تم حرص کو کبھی پورا نہیں کر سکتے ہو۔⁽¹⁾

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

نیکوں کی حرص پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے ہر ایک کو آخرت کا طویل سفر درپیش ہے اور کامیابی سے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے بطور زادِ راہ بکثرت نیک اعمال کی ضرورت ہے، اگر قیامت کے دن نیکوں کا پلڑا بھاری ہونے کے لئے ایک بھی نیکی کم پڑ گئی تو ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچوں میں سے کوئی بھی کام نہ آئے گا، لہذا اگر حریص بننا ہی ہے تو نیکوں کے حریص بننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی وقتاً فوقتاً آخرت سے محبت کرنے اور نیکوں کا حریص بننے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آئیے اس ضمن میں چار (4) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے ہیں:

1. جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔⁽²⁾

2. حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ یعنی دنیا کی محبت ہر گنہہ کی اصل ہے۔⁽¹⁾

1... صفة الصفوة، ابو ذر جُنْدُب بن جُنَادَة، الجزء: 1، 1/301-302، رقم: ۶۳

2... مسند امام احمد، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، ۱۶۵/۷، حدیث ۱۹۷۱

3. يَاعَجَبَا كُلُّ الْعَجَبِ لِلْمَصَدِّقِ بَدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُورِ یعنی اُس شخص پر بہت تعجب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخرت) کی تصدیق کرتا ہے حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دنیا) کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے۔⁽²⁾

4. اَحْرِضْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِزْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔⁽³⁾

شرحِ مسلم حضرت سیدنا علامہ شرف الدین نووی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِسْ آخِرِیْ حَیْثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب حرص کرو اور اس پر انعام کا لالچ رکھو مگر اس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔⁽⁴⁾

مفسرِ شیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کر لو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔⁽⁵⁾

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! معلوم ہوا کہ ہر حرص فتنہ (بُری) نہیں بلکہ جو حرص آخرت سے مُتَعَلِّقَہ اُمور پر مبنی ہو وہ قابلِ تعریف ہے، نیز یہ بھی پتا چلا کہ انسان کتنی ہی نیکیاں کر لے مگر نیکیوں کی حرص میں کمی نہیں آنی چاہئے، البتہ دنیاوی معاملات میں قناعت کرنا اچھی چیز ہے۔ آئیے قناعت کی تعریف

1... موسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب ذم الدنيا، الجزء الاول، ۲۲/۵، حدیث ۹

2... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزهد، باب ما ذکر عن نبینا فی الزهد، ۱۳۳/۸، حدیث ۶۱

3... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوة... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲

4... شرح نووی، باب الايمان للقدر والاذعان له، الجزء: ۱۶، ۵/۸، ۲۱ ملخصاً

5... مرآة المناجیح، ۱۱۲/۷

اور اُس کی فضیلت کے بارے میں سُنتے ہیں۔

قناعت کی تعریف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔⁽¹⁾ جبکہ علامہ میسر سید شریف جرجانی حَقَفِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ قناعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: هِيَ السُّكُونُ عِنْدَ عَدَمِ الْهَالِقَاتِ یعنی روزِ مرہ استیعول ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔⁽²⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اَضْل مال داری یہ نہیں کہ انسان کے پاس کثیر مال و دولت ہو بلکہ اَضْل مال داری تو یہ ہے کہ اگرچہ مال کم ہو مگر اُس پر قناعت حاصل ہو، کیونکہ مال و دولت والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُسے کتنا ہی کثیر مال مل جائے مگر مزید مال کی خواہش باقی رہتی اور اس مال میں کمی بھی آتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُس کے پاس کتنا ہی کم مال کیوں نہ ہو مگر وہ مزید کی تمنا نہیں کرتا نیز قناعت کی دولت میں کمی بھی نہیں آتی، بہر حال قناعت عہدہ عادت ہے اور جسے نصیب ہو جائے وہ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ آئیے قناعت کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے اس ضمن میں چند روایات سُننے ہیں:

زیادہ مالدار کون؟

1... جنتی زیور، ص ۳۶ بتغیر قلیل

2... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرَض کی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔⁽¹⁾

حقیقی مالداری

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ یعنی تو نگری (مالداری) یہ نہیں کہ ساز و سامان کی کثرت ہو بلکہ اصل تو نگری تو دل کا تو نگری (یعنی مالدار) ہونا ہے۔⁽²⁾

کامیاب مسلمان

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَزُمِرَ كَفَافًا، وَقَتَّعَهُ اللہُ بِمَا آتَاهُ یعنی بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اُسے بقدرِ کفایت رِزق دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے جو کچھ دیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔⁽³⁾

دولتِ بے زوال

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى یعنی قناعت

1... ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قامث، ۱۳۹/۶۱، رقم: ۷۷۴۱

2... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۲۳۳/۴، حدیث ۶۴۴۶

3... مسلم، کتاب الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴

کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔^(۱)

دُعائے رسول

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشَاہِ نُبُوْت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعائی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَیْ اِلٰی مُحَمَّدٍ قُوْتًا یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آل کو صرف ضرورت کے مطابق رِزق عطا فرما۔^(۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات میں اُن لوگوں کے لئے ڈھارس ہے جو قلیل وسائل و کم آمدنی کار و نازونے کے بجائے بقدرِ ضرورتِ رِزق و مال پر قناعت کرتے ہوئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہیں اور زبان پر شکوہ رنج و اَلَم لانے سے بچتے ہیں۔ یقیناً یہ سب اسی قناعت کے دائمی خزانے کی برکات ہیں۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے اہل و عیال کے لئے صرف بقدرِ ضرورتِ رِزق عطا ہونے کی دُعائیں کی، لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ قلیل وسائل پر قناعت کر کے اس کی برکتیں حاصل کریں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سرِ اِپا قناعت ہوا کرتے تھے، اُن کے نزدیک مال کی کوئی وَفَعَتْ وَاھْبِیَّت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا پر راضی رہتے ہوئے نہایت سادگی سے زندگی گزارا کرتے تھے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے قناعت پسندی کے دو (۲) انتہائی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعات عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ

ایک ولی کامل کا اندازِ قناعت

۱... الزہد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

۲... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعت، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۰۵۴

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 491 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: اپنے دور کے جید عالم حضرت سیدنا خلیل بصری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں آواز سے امیر (یعنی حاکم) سلیمان بن علی کا نمائندہ خصوصی حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: شہزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طلب فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا خلیل بصری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا دکھاتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا: میرے پاس جب تک یہ سوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربار شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔

مفتی دعوتِ اسلامی کی قناعت پسندی

اسی طرح مفتی دعوتِ اسلامی، مفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا جذبہ قناعت بھی حیرت انگیز اور لائق تقلید تھا۔ جامعۃ المدینہ ہو یا دارالافتاء، مفتی دعوتِ اسلامی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے نگرانِ مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ حال ہی میں (یعنی اُن کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) اُن کا مشاہرہ (یعنی وظیفہ) بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مشاہرہ (یعنی وظیفہ) نہ بڑھایا جائے۔ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مفتی دعوتِ اسلامی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی اسکوٹر (موٹر سائیکل) اور لیپ ٹاپ (Laptop)، کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید

کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مُخْتَصَرِ زندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔⁽¹⁾

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی سوچ کس قدر عمدہ ہوا کرتی تھی کہ اگر انہیں جائز طریقے سے بھی ضرورت سے زائد مال وغیرہ مل رہا ہوتا تو پریشان ہو جاتے اور حتیٰ الامکان مال دُنیا کو اپنے آپ سے دُور رکھتے۔ آئیے اس ضمن میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور مال دُنیا سے بے رغبتی کے بارے میں بھی سنتے ہیں:

امیر اہلسنت کی دُنیا سے بے رغبتی

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کرتے پر سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مُسَوَاک شریف رکھنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اُلٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اس کا سبب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلہ اَدَائے سنت (یعنی مُسَوَاک) میرے دل سے قریب رہے۔ اس کے برعکس دُنوی دولت سے بے رغبتی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رقم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اس کی حکمت دُرِیافت کرنے پر فرمایا: میں اُلٹے ہاتھ والی جیب میں رقم اس لئے نہیں رکھتا کہ دُنوی دولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہذا میں ضرورت پڑنے پر رقم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔⁽²⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۴۴

2... فکرِ مدینہ، ص ۱۲۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اسلاف و بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غیر ضروری مال کا خیال اپنے دل سے نکال کر قناعت کی دولتِ لازوال سے خود کو مالا مال کریں، یقین کیجئے کہ اگر قناعت کی دولت ہمیں نصیب ہو گئی تو حرصِ مال کی آفت سے خود بخود نجات حاصل ہو جائے گی۔

کتاب ”حرص“ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے کتاب بنام ”حرص“ شائع ہوئی ہے، جس میں حرص و قناعت کے متعلق انتہائی انمول معلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً حرص کسے کہتے ہیں؟ حرص کن کن چیزوں میں ہو سکتی ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کون سی چیزوں کی حرص رکھنی چاہئے؟ کن اشیاء کی حرص دُنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص کب اچھی ہے اور کس صورت میں بُری ہے نیز اس کے ساتھ ساتھ قناعت کے فضائل و برکات اور قناعت سے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ کے واقعات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، لہذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیّۃً حاصل کر کے نہ صرف خود اس کا مطالعہ کیجئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حرص کے نقصانات اور قناعت کی برکات کے بارے میں سنا جس سے پتا چلا کہ حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے، جس شخص کے دل میں حرص کی

بیماری پیدا ہو جائے، گویا اُس کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ جاتی ہے، اُسے اپنے نفع و نقصان کی پہچان نہیں ہوتی، وہ رات دن مال و دولت جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، مال کی لالچ اُسے مالداروں کے آگے بھٹکنے، اُن کا غلام بننے اور حصولِ مال کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے حتیٰ کہ حرص و لالچ کی خصلتِ بد، لالچی آدمی کو بے حس، بے رحم اور ظالم و جفاکار بنا دیتی ہے، حصولِ مال کے لئے وہ اپنے پرائے کسی کا خیال نہیں کرتا، دینی اعتبار سے حرص کے نقصان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو (2) بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اس قدر نقصان کا باعث نہیں بنتے کہ جس قدر لالچ، انسان کے دین کے لئے نقصان کا باعث بنتا ہے، لہذا حرصِ دنیا و مال سے بچتے ہوئے قناعت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ دنیاوی مال تو ختم ہو جاتا ہے مگر قناعت جو کہ حقیقی دولت ہے کبھی ختم نہیں ہوتی، حدیثِ پاک کی رو سے کامیاب شخص وہ ہے جو اسلام لایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بقدرِ ضرورتِ رِزق عطا فرما کر اُس پر صبر و قناعت کرنے کی توفیق بخشی، خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے اہل بیتِ اطہارِ رَضْوَانِ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے لئے بقدرِ ضرورتِ رِزق ہی کی دُعا مانگی، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ بھی غیر ضروری مال سے بچتے اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مل جاتا اُسی پر صبر و شکر کرتے ہوئے زندگی گزارا کرتے تھے، البتہ وہ نفوسِ قُدسیہ نیکیوں کے معاملے میں دنیاوی حُرِیص سے بھی کہیں زیادہ حُرِیص ہوا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حرص کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دنیاوی معاملات میں قناعت اور اُخروی معاملات میں حرص سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دائرِ اہل سنت کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرصِ مال و زر سے بچنے، نیکیوں کی حرص اپنے دل میں پیدا کرنے اور

دین کا خوب خوب مدنی کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی تادم تحریر 97 شعبہ جات میں دین کا کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ ”دارالافتاء اہلسنت“ بھی ہے۔ دورِ جدید میں مسلمانوں کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں آئے دن ایسے سینکڑوں نئے مسائل کا سامنا رہتا ہے کہ جن کے حل کے لئے بیدار مغرور اور اعلیٰ اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے مفتیانِ کرام کَلَّمَہُمُ اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں رُجوع کرنا بچید ضروری تھا، لہذا وقت کی ضرورت کے پیش نظر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلبل محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دعوتِ اسلامی کے تحت دارالافتاء اہلسنت قائم کرنے کی شدید خواہش ہوئی، جس کا اظہار ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یوں فرمایا ”اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہم 12 دارالافتا کھولیں گے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۴۲۱ھ کو اُس وقت پورا ہوا کہ جب جامع مسجد کنڑالا ایمان، بابر چوک باب المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دارالافتاء اہلسنت کا آغاز ہوا، تادم تحریر دارالافتا سے متعلق کم و بیش 42 علمائے کرام، جن میں مُصَدِّق و مفتی بھی ہیں، نائب مفتی اور مُتَخَصِّص بھی ہیں، یہ مختلف شہروں میں پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیری اُمت کی شرعی رہنمائی میں مصروف ہیں، جن سے شرعی رہنمائی کے لئے نہ صرف بِالشَّافَہ ملاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تحریری فتویٰ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ”دارالافتاء اہلسنت“ کے تحت کام کرنے والے شعبہ ”دارالافتاء آن لائن“ کے علمائے کرام بھی اِنْتَهائی ذمہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حتمی الامکان ہاتھوں ہاتھ شرعی حل بتاتے ہیں۔ دارالافتاء آن لائن سے، انٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں

دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔
نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220112

0300-0220113

0300-0220114

0300-0220115

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنے، نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، دُنیا و مالِ دُنیا کی حرص سے بچنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرون ملک میں بے شمار مقامات پر یہ اجتماع ہوتا ہے، جس میں کثیر ہا کثیر عاشقانِ رسول، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اپنی مصروفیات ترک کر کے خود بھی تشریف لاتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اپنے ہمراہ اجتماع میں لا کر نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے ہیں۔ ان اجتماعات میں تلاوت و ذکر و نعت کے علاوہ سنتوں بھر ابیان بھی ہوتا ہے جس کے ذریعے کثیر علمِ دین حاصل ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ علمِ دین کی مجلسِ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ مجلس ہے، خود نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اصحابِ صفہ کو علمِ دین سکھانے میں مشغول رہا کرتے تھے نیز ایک مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دونوں مجلسیں آپھی ہیں مگر ایک، دوسری سے افضل ہے، (پھر ایک مجلس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں اور اُس کی طرف رُعبت کرتے ہیں، اگر وہ چاہے تو ان کو عطا کر دے اور چاہے تو منع کر دے

(اور دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ فقہی مسائل اور علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں یہی لوگ افضل ہیں اور بے شک میں مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی مجلس میں تشریف فرما ہو گئے۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُر فتن دور میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ مختلف ممالک اور شہروں میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کر کے اُمتِ مسلمہ کو سنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں علمِ دین کی دولت سے مالا مال کر رہی ہے۔ ان اجتماعات کی برکت سے دن بہ دن بے شمار لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں آئیے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک ایمان آفریز مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ

ملیر (باب المدینہ کراچی) کے علاقے اعظم پورہ، سبز ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آنے سے قبل میری زندگی کے رات دن گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ خوش قسمتی سے میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا جس کا سبب کچھ یوں بنا کہ ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی سے ملنے گیا جنہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی نہ صرف زبانی طور پر دعوت پیش کی بلکہ اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے اور یوں زندگی میں پہلی بار مجھے فیضانِ مدینہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ فیضانِ مدینہ کی بارونق فضاؤں میں میری

دلی کیفیت بدل گئی، وہاں مجھے بہت قلبی سکون مل رہا تھا۔ پُر سوز تلاوت و نعت، اصلاح سے بھرپور بیان، دل کو جلادینے (یعنی زندہ کردینے) والے ذکر اور رِقَّت انگیز دُعا نے میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور مدنی ماحول سے مُسَلِّک ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجایا اور اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نور سے روشن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر حلقہ مشاورت میں مدنی انعامات ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔⁽¹⁾

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی چُھول“ سے جوتے پہنے کی سُنّتیں اور آداب سُنّے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جوتے بکثرت استعمال کرو

کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے۔^(۱) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اٹا اور اُتارتے وقت پہلے اٹا جوتا اُتاریے پھر سیدھا﴾۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اٹنی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اول اور اُتارنے میں آخری رہے۔^(۲) ﴿مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے﴾ کسی نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا: رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔^(۳) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وضع (چال ڈھال) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔^(۴) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنتیں اور آداب“ ہدیّۃ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنتوں کی تزئینت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنتوں

1... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب لبس النعال... الخ، ص ۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶

2... بخاری، کتاب اللباس، باب یزنع نعل الیسری، ۶۵/۴، حدیث: ۵۸۵۵

3... ابوداؤد، کتاب اللباس، باب لباس النساء، ۸۴/۴، حدیث: ۴۰۹۹

4... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۲۲۲

بھراسفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْتَمٰی
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقُدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور بُجُعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵ املخصاً

کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔^(۱)

(3) رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔^(۲)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً اَكْبَرَةً لِّدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صَاوِي رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ لَبَّحْضُ بُرْزُغُوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔^(۳)

(5) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْصُ آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صَدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے

! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

ہے۔^(۴)

۱... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

۲... القول البديع، الباب الثاني، ص ۲۷۷

۳... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

۴... القول البديع، الباب الاول، ص ۱۲۵

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰتِلِهِ الْبَقْعَدِ الْبَقَرِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 شافع اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے
 میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽¹⁾

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنْنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽²⁾

(2) گویا شبِ قدر حاصل کر لی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)
 فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر
 حاصل کر لی۔⁽³⁾

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

1... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۹، حدیث: ۳۰

2... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3... تاریخ ابن عساکر، ۱۵/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵